بسلسلہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی

حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا

بنت حضرت ابو طالب

لجنہ اماء اللہ

حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا

بنت حضرت ابوطالب

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

خدا تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ کو صد سالہ خلافت جوبلی کے مبارک موقع پر بچوں کیلئے سیرت صحابیات پر کتب شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ کوشش یہ کی گئی ہے کہ کتاب دلچسپ اور آسان زبان میں ہو، تا بچے شوق سے پڑھیں اور مائیں بھی بچوں کو فرضی کہانیاں سنانے کی بجائے ان کتب سے اپنے اسلاف کے کارنامے سنائیں تا کہ بچوں میں بھی ان جیسا بننے کی لگن پیدا ہو۔ خدا تعالیٰ قبول فرمائے۔

حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا

پیارے بچو!

ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد ﷺ کی قوتِ قدسیہ سے فیض پا کر عرب کے لاکھوں روحانی مردے زندہ ہو گئے اور نیک روحیں پروانہ وار شمعِ رسالت کے گرد اکٹھی ہو گئیں۔ انہی نیک روحوں میں سے ایک ایسی راہنما ہستی کا ذکر بھی تاریخ میں ملتا ہے جو اسلامی تاریخ کے سنہرے ابواب میں اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کے نام سے جانی جاتی ہیں۔ ان کا اصل نام 'فاختہ' تھا۔ بعض روایات میں ''ھند'' بھی بتایا جاتا ہے۔

والد کی طرف سے سلسلہ نسب یہ ہے۔ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا بنت ابوطالب عبد مناف بن عبد المطلب اور والدہ کی طرف سے سلسلہ نسب حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا بنت حضرت فاطمہؓ بنت اسد بن ہاشم۔ (1)

حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپؓ کے والد عبد مناف جن کی کنیت حضرت ابو طالب تھی۔ آقائے دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے حقیقی چچا تھے اور آٹھ سال کی عمر سے آپ ﷺ کی تربیت و پرورش کا اعزاز انہیں حاصل ہوا۔ آپ نے اپنے پیارے بھتیجے کو عزیز از جان رکھا اور انتہائی شفقت اور محبت سے پرورش کی۔ آپ

نے ہر قسم کے حالات میں آنحضور ﷺ کا ساتھ دیا۔ جب حضور ﷺ نے نبوت کا دعویٰ کیا تو جہاں اللہ کے نیک بندے آپ ﷺ پر دل و جان سے ایمان لے آئے وہاں اہلِ مکہ کی اکثریت نے آپ ﷺ کی پُر زور مخالفت کی۔ ایسے مشکل حالات میں بھی حضرت ابو طالب دشمنوں کے سامنے آپ ﷺ کے لئے ڈھال بنے رہے۔ بظاہر تو حضرت ابو طالب نے اسلام قبول نہیں کیا لیکن آپ کے طرزِ عمل سے یہی لگتا ہے کہ آپ دل سے اسلام کی خوبیوں کے قائل ہو چکے تھے۔ حضرت ابو طالب کی زوجہ محترمہ حضرت فاطمہ بنت اسد اور ان کی ساری اولاد کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے نور سے منور کیا۔ آپؓ کے صاحبزادے حضرت علیؓ اسلام کے چوتھے خلیفہ راشد تھے۔

حضرت اُمّ ہانیؓ کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسد بہت ہی نیک فطرت خاتون تھیں۔ آپؓ حضرت محمد ﷺ کی چچی تھیں اور آپؓ کو ان کی پرورش کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ آپ ﷺ سے حضرت فاطمہؓ کا بہت پیار اور احترام کا رشتہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو ذہانت اور فہم و فراست سے وافر حصہ عطا فرمایا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ آپؓ اللہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے دعویٰ نبوت کے وقت ہی ایمان لے آئیں۔ آپؓ کا دل اللہ تعالیٰ کی

محبت سے بھرا ہوا تھا۔ جب آپؓ کی وفات ہوئی تو آنحضورﷺ نے آپؓ کے سرہانے بیٹھ کر درد بھرے انداز میں فرمایا:۔

”میری امی جان اللہ تعالیٰ آپؓ پہ اپنی رحمت کی برکھا (بارش) برسائے، آپؓ میری والدہ کے بعد میرے لئے ماں کا درجہ رکھتی تھیں۔ آپؓ خود بھوکی رہتیں اور مجھے خوب جی بھر کے کھانا کھلاتیں، خود معمولی کپڑے پہنتیں اور مجھے اچھا لباس پہناتیں، خود عمدہ کھانے سے ہاتھ روکے رکھتیں اور مجھے کھانا پیش کر دیتیں۔ بلا شبہ آپؓ اس سے محض اللہ کی رضا اور آخرت کی کامیابی کا ارادہ رکھتی تھیں۔“

حضرت فاطمہؓ کو ایک ایسا اعزاز اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا جو کسی اور عورت کے حصہ میں نہیں آیا۔ غسل دیتے وقت آپﷺ نے اُن کے جسم پر کافور ملا پانی اپنے دستِ مبارک سے ڈالا، پھر اپنی قمیض مرحمت فرمائی کہ اُن کو پہنائی جائے اور اُس کے اوپر چادر کفن کے لئے عطا فرمائی۔ یہی نہیں بلکہ رحمت العالمینﷺ نے جب قبر تیار ہوگئی تو لحد خود تیار کی اور اپنے بابرکت ہاتھوں سے مٹی نکالی۔ جب آپﷺ اس عمل سے فارغ ہوئے تو لحد میں لیٹ کر اُن کے لئے مغفرت کی دعا کی۔ پھر آپﷺ نے جنازہ پڑھا کر انہیں لحد میں اُتار دیا۔ (2)

آپ کی اولاد میں چار بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں۔ لڑکوں کے نام

حضرت عقیلؓ، حضرت جعفرؓ، حضرت علیؓ اور حضرت طالبؓ تھے جبکہ لڑکیوں میں حضرت اُمّ ہانیؓ کے علاوہ حضرت جمانہ اور حضرت ربطہ تھیں۔ آپ کی اولاد کو خدا تعالیٰ نے والدین کے اوصافِ حسنہ سے مزیّن فرمایا تھا۔ (3)

حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کا نکاح ہبیرہ بن مخزم سے ہوا تھا۔ یہ قریش کے مشہور شاعر تھے لیکن اسلام سے محروم رہے اور فتح مکہّ کے وقت حالتِ شرک میں نجران کی طرف بھاگ گئے۔ (4)

اللہ تعالیٰ نے اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کو چار بیٹوں حضرت عمروؓ، حضرت جعدہؓ، حضرت ہانی رضی اللہ عنہا (جن سے آپ کی کنیت تھی) اور حضرت یوسفؓ سے نوازا۔ چاروں اسلام لائے اور ساری عمر اسلام کے لئے خدمات سرانجام دیتے رہے۔ (5)

حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائیں جبکہ بعض کا خیال ہے کہ وہ شروع میں ایمان لے آئیں البتہ اپنا اسلام چھپائے ہوئے تھیں۔ مکہّ معظّمہ میں اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا قرآنِ کریم بڑے غور سے سنا کرتی تھیں۔ آپؓ فرماتی ہیں کہ ہم رات کو کعبہ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت سنا کرتے تھے میں اپنے گھر کی چھت پر ہوتی تھی۔ (6)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو جو عقیدت تھی، وہ اس سے ظاہر ہے کہ آپ فتح مکہّ کے زمانہ میں ان کے مکان پر تشریف لائے اور شربت

نوش فرمایا۔اس کے بعد ان کو دیا انہوں نے کہا میں روزے سے ہوں لیکن آپ ﷺ کا جھوٹا واپس نہیں کرنا چاہتی۔حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر روزہ رمضان کی قضا کا ہے تو کسی دوسرے دن یہ روزہ رکھ لینا اور اگر محض نفل ہے تو اس کی قضا کرنے یا نہ کرنے کا تم کو اختیار رہے۔(7)

اس روایت سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپؓ کو آنحضور ﷺ سے حد درجہ عقیدت و محبت تھی وہاں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آپؓ فتح مکہّ سے پہلے اسلام قبول کر چکی تھیں اور روزے رکھا کرتی تھیں۔

آپؓ خلوصِ دل اور خلوصِ نیت سے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائی تھیں اور پھر اس پر ثابت قدم رہیں۔کوئی دنیاوی طاقت آپؓ کے ایمان کو نہ ہٹا سکی ،کوئی رشتہ روک نہ بن سکا۔حالانکہ ان کے شوہر ان کے قبولِ اسلام کی وجہ سے چھوڑ کر فرار ہو گئے تھے۔چار بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت کی ذمہ داری کا بوجھ ان کے کمزور کندھوں پر تھا پھر بھی آپؓ نے انتہائی دلیری ، بہادری اور ثابت قدمی کے ساتھ اپنے حالات کا مقابلہ کیا اور خدا تعالیٰ کا دامن تھامے رکھا۔

اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کے خاوند جو ایک اعلیٰ پائے کے شاعر تھے اپنے اشعار میں ان کو اسلام قبول کرنے کی راہ میں پیش آنے والی مشکلات سے آگاہ کیا اور یہ بتانا چاہا کہ دینِ محمد ﷺ کی اتباع سے انہیں صرف بھوک

اور تنگی کا سامنا کرنا پڑے گا اور وہ در بدر رہیں گی ۔مگر اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کو یقینِ کامل تھا کہ یہی صراطِ مستقیم ہے۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی چچا زاد بہن اور حضرت علیؓ کی حقیقی بہن کا اعزاز ہونے کے علاوہ حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا وہ خوش قسمت صحابیہ تھیں جن کے حصہ میں اور بھی بہت سے اعزازات آئے۔

فتح مکہّ کے موقع پر ایک ایسا اعزاز آپؓ کے حصہ میں آیا جو کسی صحابیہ کے حصے میں نہیں آیا۔فتح مکہّ کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اُمّ ہانیؓ کے گھر تشریف لے گئے اور شکرانے کے آٹھ نفل نماز ادا کی۔ یہ چاشت کا وقت تھا آپؓ فرماتی ہیں کہ ’’میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے ہلکی پھلکی نماز پڑھتے ہوئے کبھی نہ دیکھا البتہ رکوع وسجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے اطمینان سے کئے۔‘‘

اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کو ایک اور اعزاز یہ ملا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر کھانا کھایا اور تعریف کی۔ یہ کھانا روٹی کے سوکھے ٹکڑے تھے جو پانی میں بھگو کر کھائے اور سالن کی جگہ سرکہ ٹکڑوں پر چھڑک لیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔’’اے اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا سرکہ بہترین سالن ہے۔وہ گھر فقیر نہیں ہوتا جس میں سرکہ ہو۔‘‘(8)

حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم معراج

کی رات مکہّ میں اُن کے گھر آرام فرما رہے تھے۔ حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ''اُس روز عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد آپ ﷺ ہمارے گھر سو گئے تھے ہم نے فجر کی نماز ادا کی'' پھر یہ ارشاد فرمایا:۔

یا اُمّ ھانی رضی اللہ عنھا جئت اِلیٰ بیت المقدس فصیلت فِیہِ ثُمَّ صلیت الغداۃ مَعَکُم الترمزی (۱۷۸/۲)

اے اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا میں بیت المقدس گیا وہاں نماز پڑھی اور پھر صبح کی نماز تمہارے ساتھ ادا کی۔

حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یہ بات لوگوں کو نہ بتائیں آپ ﷺ کو لوگ جھوٹا کہیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:۔ ''اللہ کی قسم میں لوگوں کو یہ ضرور بتاؤں گا۔'' آپ ﷺ نے لوگوں کو معراج کے بارے میں بتایا تو وہ حیران رہ گئے۔ (9)

حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کو حضور ﷺ کے ساتھ غزوۂ خیبر میں شرکت کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ حضور ﷺ نے مالِ غنیمت میں سے ان کو چالیس اونٹوں کے بوجھ جتنا غلہ عنایت فرمایا۔ (10)

زمانہ جاہلیت سے یہ حق عورتوں کو ملا ہوا تھا کہ وہ کسی خوف زدہ اور قیدی کو امان دے سکتی تھیں۔ اسی کا پاس رکھتے ہوئے ہمارے پیارے آقا! حضرت محمد ﷺ نے مسلمان عورت کے مقام و مرتبہ کی حفاظت فرمائی اور

اس کی عزت کا پورا پورا خیال رکھا۔ اسے ایک یا دو مردوں کو پناہ دینے کی اجازت دی۔ حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کا اپنے سسرالی عزیزوں کے ساتھ احترام اور محبت کا تعلق تھا اور آپؓ نے اپنے دو ایسے سسرالی رشتہ دار مردوں کو پناہ دی جن کو قتل کرنے کا حکم تھا۔ ہمارے نبی کریم ﷺ نے ان کی پناہ کو قبول فرمایا۔ حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا اس واقعہ کے بارے میں بیان کرتی ہیں:۔

''جب رسول اللہ ﷺ نے مکہّ کے بالائی جانب پڑاؤ کیا تو بنومخزوم کے دو آدمی دوڑ کر میرے پاس آئے اور ان کے پیچھے میرا بھائی علیؓ بن ابی طالب بھی داخل ہوا اور اس نے کہا اللہ کی قسم میں انہیں قتل کروں گا۔ میں نے اپنے گھر کا دروازہ بند کر دیا اور کہا کہ میں نے ان کو امان دی''۔

پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی آپ ﷺ نے فرمایا اے اُم ہانی خوش آمدید کیسے آنا ہوا؟ میں نے آپ ﷺ کو دونوں آدمیوں اور اپنے بھائی علیؓ کا میرے گھر داخل ہونے کا واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:۔ ''جس کو تُو نے پناہ دی اُسے ہم نے پناہ دی، اے اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا جس کو تُو نے امان دی اسے ہم نے امان دی، علیؓ ان دونوں کو قتل نہیں کرے گا۔''

اس واقعہ سے صحابہ کرامؓ نے حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کے فضل اور شرف کا اعتراف کیا وہ آپؓ کی بڑی عزت اور احترام کیا کرتے تھے۔

سرورِ دو عالم ﷺ حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا پر بہت شفقت فرمایا کرتے تھے آپ ﷺ ان کی دلجوئی کرتے، ان کے حالات سے باخبر رہتے اور اکثر ان کے گھر تشریف لا کر محبت وشفقت کا اظہار فرماتے۔ایک مرتبہ آپ ﷺ نے اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا سے فرمایا:۔

''اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا بکری لے لو یہ بابرکت جانور ہے۔'' (12)

حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ حضور ﷺ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ آپؓ کے بھائی حضرت علیؓ کے عقد میں آئیں۔ حضرت علیؓ کو آنحضرت ﷺ کی دامادی کا شرف حاصل ہوا۔اس طرح آنحضور ﷺ سے قربت اور بھی بڑھ گئی۔اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے آرام کا بہت خیال رکھتی تھیں روایات سے پتہ چلتا ہے کہ جب ان کے بچے کم سن تھے تو آپؓ حضور ﷺ کے پاس کم کم جاتی تھیں۔ ایک بار حضرت عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ آپ کے بارے میں دریافت فرما رہے تھے تو کہنے لگیں:۔

''میرے بچے چھوٹے ہیں۔ مجھے اچھا نہیں لگتا کہ یہ حضور ﷺ کو تنگ کریں یا تکلیف میں ڈالیں۔''

حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا سادہ طبیعت کی خوش مزاج خاتون تھیں۔آپؓ کو سلیقہ اور مہمان نوازی اپنی والدہ محترمہ سے ملی۔آپ کو اللہ تعالیٰ سے عشق اور اُس پر کامل توکل تھا۔زندگی میں بے شمار تکلیفوں کا سامنا انتہائی صبر اور ہمت سے کیا اور کبھی کوئی لفظ بے صبری کا ادا نہ کیا۔فصاحت و بلاغت اور ادب آپؓ کو اپنے والد ماجد کی طرف سے ورثہ میں ملا۔قرآن مجید پر غور و فکر کرتی رہتی تھیں۔فقہ سے بہت دلچسپی تھی اور بعض فقہی مسائل دریافت بھی کئے۔اسی طرح بعض قرآنی آیات کے مفہوم براہِ راست آنحضور ﷺ سے پوچھے۔

مکہّ معظّمہ میں اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کو قریشی خواتین میں عام طور پر اور ہاشمی خواتین میں خاص طور پر بڑی عقلمند، اچھی رائے دینے والی اور ادیب خاتون سمجھا جاتا تھا۔حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا فضل و کمال کے لحاظ سے بڑے بلند مرتبہ پر فائز تھیں ان سے چھیالیس احادیث مروی ہیں۔حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کی روایت کردہ احادیث،احادیث کی مستند کتب صحاحِ ستہ میں موجود ہیں۔(13) ان سے ان کے بیٹے جعدہؓ اور پوتے ہارونؓ نے بھی احادیث روایت کیں۔(14)

ایک بہت پیاری حدیث حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اس حدیثِ مبارکہ میں حضرت عائشہؓ کے حوالے سے سب مسلمان خواتین

اور بچیوں کے لئے ایک پیغام اور ایک نصیحت ہے:۔

عَنْ اُمّ ھانی رضی اللہ عنھا قَالَتْ: قَالَ رسُول اللّٰہ ﷺ:

یاعَائِشَۃُ لِیَکُنْ شَعَارُکِ الْعِلْمَ والْقُرْاٰنَ.(15)

ترجمہ : حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے عائشہ تمہارا شعار قرآن کریم اور علم ہو۔ یعنی قرآن اور علم کے ساتھ تمہیں اس قدر محبت ہونی چاہیے کہ اس سے زیادہ قریب اور پیاری چیز تمہیں کوئی نہ ہو۔ (شعار اس لباس کو کہتے ہیں جو جسم کے ساتھ لگا رہے)

حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جھکنے والی مبارک خاتون تھیں جیسے جیسے عمر بڑھنے لگی اور جسم کمزور پڑنے لگا تو اس صحابیہ کو فکر ستانے لگی کہ عبادت کا حق ادا نہیں ہو رہا اس مسئلہ کو لے کر آپ محبوبِ خدا حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگئیں۔ اور حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اب میں بوڑھی ہو گئی ہوں چلنے پھرنے میں کمزوری محسوس ہوتی ہے کوئی ایسا وظیفہ بتا دیجئے جسے بیٹھے بیٹھے پڑھ سکوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ایک سو مرتبہ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ ایک سو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور ایک سو مرتبہ لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ کہہ لیا کرو۔(16)

اس طرح آپؓ ذکرِ الٰہی میں مصروف رہتیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل

سے آپ نے لمبی عمر پائی اور چاروں خلفائے راشدین کا زمانہ دیکھا اور اُن سے فیض یاب ہوئیں۔ چاروں خلفاء راشدین، اصحابِ رسول ﷺ اور علماء اُمت ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے۔ اور ان کا حد درجہ احترام کرتے کیونکہ آنحضور ﷺ کے ہاں ان کو عزت و احترام کا مقام حاصل تھا۔ انہیں یہ سعادت اور اعزاز آخری دم تک میّسر رہا۔

کُلُّ مَنْ علیھَا فَـا ن جو بھی اس دنیائے فانی میں آیا اُسے ایک نہ ایک دن کوچ کر جانا ہے خواہ انبیاء و صالحین ہوں یا کتنی ہی مبارک اور پیاری ہستیاں۔ یہی قانونِ قدرت ہے۔ حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنھا اپنے بھائی علیؓ کے بعد تک زندہ رہیں۔ حضرت امیر معاویہؓ کے زمانہ خلافت میں 50 ہجری میں حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنھا ایک راضی برضا زندگی گزار کر اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملیں۔ اللہ آپ سے راضی ہو اور اپنی جوارِ رحمت میں صالحین کے ساتھ جگہ عطا فرمائے اور ہمیں ان جیسی بابرکت ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین (17)

حوالہ جات

(1) ازواجِ مطہرات وصحابیات انسائیکلو پیڈیا از ڈاکٹر ذوالفقار کاظم (صفحہ 336)

(2) صحابیات طیبات (صفحہ 25,31)

(3) تذکارِ صحابیات (صفحہ 148)

(4) ازواجِ مطہرات وصحابیات انسائیکلو پیڈیا (صفحہ 336)

(5) ازواجِ مطہرات وصحابیات انسائیکلو پیڈیا (صفحہ 339)

(6) صحابیات طیبات (صفحہ 535)

(7) سیر الصحابیات (صفحہ 159)

(8) ازواجِ مطہرات وصحابیات انسائیکلو پیڈیا (صفحہ 337)

(9) صحابیات طیبات (صفحہ 534)

(10) ازواجِ مطہرات وصحابیات انسائیکلوپیڈیا (صفحہ 339)

(11) صحابیات طیبات (صفحہ 530)

(12) سیر الصحابیات (صفحہ 159)

(13) سیر الصحابیات (صفحہ 159)

(14) صحابیات طیبات (صفحہ 533)

(15) مسند الامام الاعظم کتاب العلم (صفحہ 20) بحوالہ حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 1006

(16) سیر الصحابیات (صفحہ 159,160)

(17) صحابیات طیبات (صفحہ 535)

حضرت اُمِّ ہانیؓ

(Hadrat Umm-e-Hani ؓ*)*

Urdu

Published in UK in 2008

© Islam International Publications Ltd.

Published by:
Islam International Publications Ltd.
'Islamabad' Sheephatch Lane,
Tilford, Surrey GU10 2AQ,
United Kingdom.

Printed in U.K. at:
Raqeem Press
Sheephatch Lane
Tilford, Surrey
GU10 2AQ

No part of this book may be reproduced or transmitted in any form or by any means, electronic or mechanical, including photocopy, recording or any information storage and retrieval system, without prior written permission from the Publisher.

ISBN: